

طاقتور دعوتیں
نمبر 3502
ایک خطبہ
جو جمعرات، 9 مارچ 1916 کو شائع ہوا
جناب سی۔ ایچ۔ اسپرُجن کی زبانی
میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوئنگٹن میں ارشاد فرمایا گیا

سب چیزیں میرے باپ نے مجھے سونپ دی ہیں؛ اور کوئی بیٹا کو نہیں جانتا سیوائے باپ کے؛ اور کوئی باپ کو نہیں جانتا۔"
سیوائے بیٹے کے اور اُس کے، جس پر بیٹا ظاہر کرنا چاہیے۔ اُو میرے پاس، اے سب تھکے ماندے بوجھ سے لدے لوگو، اور میں
"تمہیں آرام دوں گا۔"
متی 28-27:11

اے عزیزو! میں نے تم سے کئی بار اس مبارک کلام سے خطاب کیا ہے: "اُو میرے پاس، اے سب تھکے ماندے بوجھ سے لدے
لوگو، اور میں تمہیں آرام دوں گا۔" اس فرمان میں ایسی شیرینی ہے، اور اس وعدہ میں ایسی تسکین، کہ دل چاہتا ہے میں اسے
بار بار تمہارے سامنے بیان کروں۔ مگر اِس وقت میرا ارادہ یہ نہیں کہ پچھلی تقاریر کو دہراؤں یا انہی راہوں پر چلوں جو پیشتر
طے ہو چکی ہیں۔

یہ دعوتِ رحمت، جو ہمارے نجات دہندہ کے لبوں سے نغمہ کی مانند جاری ہوئی، ایک نئے انداز سے دکھانے پر ہر بار نیا حسن
ظاہر کرتی ہے۔ اِس کا پس منظر غور کے لائق ہے۔ مسیح نے ابھی ابھی اُن عہد کے رازوں کو ظاہر کیا، جو اُس کے اور آسمانی
باپ کے درمیان قائم ہیں۔ اِن پاک باتوں کی روشنی میں، وہ اب بنی آدم کو بلاتا ہے—ان تھکے ماندے دلوں کو جو زمین پر ظلمت
میں بھٹکتے ہیں—تاکہ وہ اُس کے پاس آ کر آرام پائیں۔

یہی راہ ہے، جس پر میں تمہیں لے چلنا چاہتا ہوں۔ خدارا، اِس حقیر خادم کی فریاد کو سنو، جو پاک روح کی قدرت سے یہ چاہتا
ہے کہ غیر تائب دلوں سے براہ راست مخاطب ہو، اور انہیں یسوع کی طرف رجوع لانے پر آمادہ کرے، تاکہ وہ اپنی جانوں کے
لیے آرام پائیں۔

میں کسی حکایت یا تمثیل سے مدد نہیں لوں گا، اور نہ ہی رنگین تشبیہات سے۔ ہم کلام کو صاف و شفاف رکھیں گے، جیسے
کھلی تلوار کہ جو دل پر اثر کرے۔ وقت نہایت قیمتی ہے، خصوصاً تمہارا وقت، کیونکہ ممکن ہے تمہارے لیے فرصت کے دن کم
ہوں۔ معاملہ نہایت فوری ہے۔

اے کاش! یہاں موجود ہر تھکا ماندہ، بوجھ سے لدا ہوا گناہگار، اسی لمحہ یسوع کے پاس آ جائے، اور اُس آرام کو پالے جس کی
!ضمانت خود نجات دہندہ دیتا ہے

پس نہایت سادگی سے، میں تمہارے سامنے نجات کی راہ بیان کرتا ہوں:

"اُو میرے پاس، اے سب تھکے ماندے بوجھ سے لدے لوگو۔"
نجات پانے کی راہ یہی ہے کہ یسوع کے پاس آؤ۔ اُس کے پاس آنا یعنی اُس سے دعا مانگنا، اُس پر توکل کرنا، اور اُس پر
بھروسا رکھنا۔ جیسے کوئی شخص جب دوسرے پر اعتماد کرتا ہے تو گویا اُس کے پاس مدد کے لیے آتا ہے، ویسے ہی یسوع پر
ایمان رکھنا اُس کے پاس آنا ہے۔

اس کے لیے ضروری ہے کہ میں اپنی ذات پر، اپنے اعمال یا احساسات پر، یا کسی اور کی مدد پر، ذرہ برابر بھی بھروسا نہ
رکھوں۔ مجھے تمام فانی سہاروں اور جسمانی رسموں کو ترک کرنا ہوگا، اور خود کو مکمل طور پر یسوع کے سپرد کرنا ہوگا۔
:یہی مطلب ہے اُس کے فرمان کا
"اُو میرے پاس۔"

یہ بلاوا نہایت شخصی ہے۔ "میرے پاس اُو،" وہ فرماتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ میرے خدام کے پاس اُو مشورہ لینے، یا میرے
مقدسوں کے پاس اُو اُن کی رفاقت کے لیے، یا میری کتاب کو پڑھنے اُو اگرچہ یہ سب فائدہ مند ہو سکتے ہیں—لیکن یسوع
:خود، ایک دوست کی شیریں آواز میں فرماتا ہے
"!میرے پاس اُو"

کسی گناہگار کے لیے، یہی سچا سہارا ہے۔
وہ سیدھا اپنے برہ کی طرف جائے—مصلوب مسیح کی طرف۔
"وہ سب کچھ چھوڑ کر صلیب کی طرف دوڑے، اور اُس کے زخموں کو دیکھے
جہاں اُس کا نجات دہندہ لٹکا ہوا ہے۔"

مجھے اندیشہ ہے کہ بہت سے لوگ مسیح کے پاس آنے سے باز رہتے ہیں، کیونکہ وہ عقائد کے جال میں الجھ جاتے ہیں۔
بعض، گمراہ کن تعلیمات سے مطمئن ہو بیٹھے ہیں، اور بعض، صحیح العقیدہ باتوں پر قناعت کر لیتے ہیں؛ اور اپنے دلوں کو
!دھوکہ دیتے ہیں کہ وہ حق کو پا چکے ہیں

لیکن حقیقت یہ ہے کہ حرفی حق کسی کو نجات نہیں بخشتا؛
—بلکہ وہ حق جو ایک شخص کی صورت میں ظاہر ہوا
—یعنی یسوع المسیح، جو راہ ہے، اور حق ہے، اور زندگی
،ہمیں اُسی کو قبول کرنا ہے
،اُسی پر ایمان لانا ہے
اُسی میں پناہ لینی ہے۔

ہماری تمام اُمیدیں فقط اُسی پر منحصر ہونی چاہئیں۔
وہ فرماتا ہے
"میرے پاس آؤ، اور میں تمہیں آرام دوں گا۔"

—یہ دعوت حالیہ زمان میں دی گئی ہے
!آؤ—ابھی، اسی وقت"
،نہ ٹھہرو، نہ کسی چشمہٴ رسم و رواج کے کنارے بیٹھے رہو
!بلکہ میرے پاس آؤ
!جہاں ہو، جیسے ہو، ویسے ہی آؤ
،دعوت جس حال میں تمہیں پائے، اُسی حال میں اُٹھ کھڑے ہو
—نہ بحث کرو، نہ لمحہ بھر توقف کرو
"آؤ!"

،میں جانتا ہوں کہ انسانی عقل چالاک ہے
،اور جب اُس کی ہلاکت سامنے ہو
تو وہ کمال ضد سے راہ فرار ڈھونڈتی ہے۔

،کوئی کہتا ہے
"کیا واقعی اور کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں؟"
نہیں، کچھ اور باقی نہیں۔
،نہ کوئی ابتدائی شرط درکار ہے
نہ کوئی رسم، نہ کوئی دستور۔

—نجات کی ساری راہ یہی ہے
کہ یسوع پر ایمان لاؤ۔

!ابھی ایمان لاؤ
،اور جب تم ایمان لاؤ گے
تو نجات پاؤ گے۔

اُس کے کامل کام پر توکل کرو،
یقین رکھو کہ اُس نے تمہارے لیے شفاعت کی ہے
اپنے گناہ آلودہ وجود کو اُس کے فضل کے سپرد کر دو۔

وہ تمہیں نیا دل دے گا،
اور جو کچھ تمہیں درکار ہے
وہی تمہیں عطا کرے گا۔

مصلوب کی طرف اک نظر میں زندگی ہے؛"
"اور اس لمحہ، اے جان، تیرے لیے زندگی ہے

ایسی شیریں دعوت، فی الفور قبولیت کی طالب ہے۔
ویسے ہی اُو جیسے تم ہو۔

"!مسیح فرماتا ہے: "میرے پاس اُو

وہ یہ نہیں فرماتا

— "جب تو خود کو دھو لے اور پاکیزہ کر لے، تب آنا"
نہیں، بلکہ اسی لیے آنا کہ تُو پاک کیا جائے۔

وہ یہ نہیں کہتا
،جب تُو نیک اعمال سے خود کو آراستہ کرے، جب تُو صالح بن جائے "
— "تب آنا

بلکہ آ کہ تجھے اُس راستبازی کا جامہ پہنایا جائے
جو انسانی کوشش سے بہتر اور برتر ہے۔

،ننگ دھڑنگ آ، تاکہ وہ تجھے باریک کتانی لباس پہنائے
ریشم سے ڈھانک دے، اور جواہرات سے مزین کرے۔

:وہ یہ بھی نہیں فرماتا

،جب تیرا دل نرم ہو جائے، جب تیرے ضمیر میں چبھن ہو "

،جب تیری جان گناہ سے بیزار ہو

،اور تیرا ذہن علم سے روشن اور تیرے دل میں خوشی کی لہر ہو
"تب آنا۔

—نہیں

،بلکہ اے محنت سے دیے ہوئے

،اے بوجھ سے لادے ہوئے

وہ تمہیں دعوت دیتا ہے کہ جیسے ہو، ویسے ہی اُو۔

،اپنے بوجھ کے ساتھ اُو

اپنے مشقت آلود ہاتھوں اور غمگین دل کے ساتھ اُو۔

،اگر زمین پر دوہرا ہو چکے ہو

تو اُسی حالت میں اُو۔

—اپنے ہونٹوں پر بس یہی عرض لے کر اُو

"!کہ "اُس نے بلایا ہے

،بس یہی کافی ہے تمہارے آنے کے لیے

اور یہی ضامن ہے تمہارے قبول ہونے کا۔

،اگر یسوع المسیح تمہیں بلاتا ہے

تو کون ہے جو تمہیں روک سکے؟

وہ معاملے کو نہایت انفرادیت سے پیش کرتا ہے
"میرے پاس آؤ، اے سب تھکے ماندے اور بوجھ سے لدے لوگو"
کچھ اور نہ کرو، فقط اُس کے پاس آؤ۔

اگر آرام چاہتے ہو
تو اُسی سے طلب کرو۔

قدیم کہاوت ہے:
"دو کرسیوں کے بیچ بیٹھنے والا زمین پر گرتا ہے۔"
یقیناً،
اگر ہم آدھا یسوع پر اور آدھا اپنے آپ پر بھروسا کریں
—تو ہم زمین سے بھی نیچے گریں گے
ہم جہنم میں ڈوب جائیں گے۔

میرے پاس آؤ—"یہی تمام خوشخبری ہے۔"
میرے پاس آؤ—"اس کے ساتھ کچھ نہ ملاؤ۔"
کسی اور اطاعت کا اقرار نہ کرو۔
مسیح کی اطاعت کرو
اور فقط اُسی کی۔
"میرے پاس آؤ"

دو مخالف راہوں پر ایک ساتھ نہیں چلا جا سکتا۔
اپنے ڈگمگاتے قدم فقط اُسی کی جانب موڑ لو۔
اگر اُس میں کچھ اور شامل کرو گے
تو نجات کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

تمہارا مبارک فیصلہ یہی ہو
"خالی ہاتھ آیا ہوں میں"
"بس تیری صلیب کو تھامے ہوئے"

یہی فریاد ہونی چاہیے تمہاری
اگر تم مقبول ہونا چاہتے ہو۔

اِس آؤ، اے محنت کرنے والو
اے مشقت سے سخت ہاتھوں والے فرزند زمین
—آؤ یسوع کے پاس
اُوہ تمہیں بلاتا ہے

اے دولت کے پیچھے دوڑنے والو
—اے سوداگر، جن کے دل فکروں سے بوجھل ہیں
تم بھی محنت کرنے والے ہو
اُوہ تمہیں بلاتا ہے

اے طالب علم، جو علم کے لیے راتیں جاگتے ہو
نیند کو قربان کرتے ہو
—چراغ علم کو جلا کر اپنی عقل کو تھکاتے ہو
تم بھی محنت کش ہو؛
اِسو آؤ

شہرت کے پیچھے دوڑنے والو
آرام تلاش کرنے والو

—جنہیں گمان ہے کہ وہ راحت پا رہے ہیں
—تمہاری محنت شاید سب سے بھاری ہو
!سو آؤ، تم بھی آؤ

،جو کوئی بھی کسی بھی صورت میں محنت کرتا ہے
—وہ آئے
—مگر یسوع کے پاس آئے
اور صرف یسوع کے پاس آئے

—اور اے وہ سب لوگ جو بوجھ سے لدے ہیں
،جن کے دفتری فرائض گراں بار ہیں
،جن کے خانگی فکریں تھکن کا سبب ہیں
،جن کی روزمرہ کی مشقتیں جان فرسا ہیں
—جن کی شرمندگی اور ذلت اُن پر بار گناہ کی مانند ہے
،اے سب کے سب جو بوجھ سے لدے ہو
آؤ، اور خوشی سے آؤ؛ تمہارے لیے دروازہ کھلا ہے۔

،اگر میں ان الفاظ کو کسی خاص رُوحانی مفہوم تک محدود نہیں کرتا
تو اس لیے کہ اس باب میں ایسا کوئی اشارہ نہیں جو اس قید کا جواز دے۔
"اگر مسیح نے فرمایا ہوتا،" تم میں سے بعض جو محنت کرتے ہو اور بوجھ سے لدے ہو، آ سکتے ہو
تو میں بھی "بعض" کہتا۔
،لیکن اُس نے "بعض" نہیں فرمایا
بلکہ فرمایا
سب جو محنت کرتے اور بوجھ سے لدے ہیں، میرے پاس آؤ"

!کتنا عجیب ہے کہ لوگ اس مقدس فرمان کو کیسے موڑ دیتے ہیں
:یہ کلام کو مسخ کر کے یوں پڑھتے ہیں
"آؤ اے تھکے ماندے اور بوجھ سے لدے ہو"
،اور اس طرح وہ ایک حالت کو کردار سے بدل دیتے ہیں
یوں کہ چند محنت کرنے والوں کو اس مہربان دعوت سے خارج کر دیتے ہیں۔

،لیکن اے سننے والو
—کلام کو اُس کی سادگی میں قائم رہنے دو
،جس طرح لکھا ہے
،اسی طرح پڑھو
اسی طرح ایمان لاؤ۔

:یہاں جو کوئی بھی کہہ سکتا ہے
—"میں محنت کرتا ہوں"
—"اگرچہ وہ یہ نہ کہہ سکتا ہو کہ "میں رُوحانی محنت کرتا ہوں
تو وہ اس لفظی ضمانت پر مسیح کے پاس آ سکتا ہے؛
،اور یقین رکھے
وہ اُس وعدہ رحمت سے محروم نہ رہے گا۔

،مسیح اُسے برگز رد نہ کرے گا
:کیونکہ خود اُس نے فرمایا
"جو میرے پاس آتا ہے، میں اُسے برگز نکال نہ دوں گا"

—اور جو کوئی بوجھ سے دب گیا ہے
—اگرچہ اُس کا بوجھ خاص طور پر رُوحانی نہ ہو

لیکن اگر وہ اُس بوجھ کے ساتھ مسیح کے حضور آتا ہے
تو اُسے ضرور راحت نصیب ہوگی۔

ایسا ہرگز نہیں ہوا
، نہ زمانہ آدم سے لے کر آج تک زمین پر ایسا کوئی نظارہ ہوا
، نہ آسمان نے ایسی آواز سنی
کہ کوئی جان یسوع کے پاس آئی ہو
:اور اُسے کہا گیا ہو
میں نے تجھے نہ بلایا، تو میرے ارادے میں نہ تھا؛"
تو میری دعوت کا مستحق نہ تھا؛
"واپس جا۔"

اے آسمان! سن
اے زمین! گواہ رہ
، ایسا کلام نہ سنا گیا
— نہ کبھی سنا جائے گا
نہ وقت میں، نہ ابدیت میں۔

، یہ کہنا کہ کوئی گناہگار غلطی سے نجات دہندہ کے پاس آ جائے
محض بے ہودہ گمان ہے۔
:اور یہ تصور کہ یسوع اُسے کہے
—"جا، میں نے تجھے نہ بلایا"
!یہ قابل یقین نہیں

!اے گناہگار کے دوست کو یوں بدنام نہ کرو

— پس آؤ
اے محتاجو! آؤ؛
اے بے سہارو! آؤ؛
اے سادہ لوحو! آؤ؛
اے تائب دل والو! آؤ؛
اے غیر تائب بھی، تم بھی آؤ؛
، اے جو سب سے زیادہ ناپاک ہو
!تم بھی آؤ

، اگر تم فقط آ جاؤ
، تو یسوع المسیح تمہیں قبول کرے گا
، تمہارا خیر مقدم کرے گا
، تم پر خوشی کرے گا
:اور اپنے اس بابرکت وعدہ کو تمہارے حق میں پورا کرے گا
!"جو میرے پاس آتا ہے، میں اُسے ہرگز نکال نہ دوں گا"

اب وقت آ گیا ہے اُس گھڑی کا
جہاں بات تمہارے دلوں سے ٹکرائے گی۔

، میری ساری کوشش یہ ہے
کہ اس عظیم دعوت کو تم پر مسیح کے اپنے دلائل کے وسیلہ سے پیش کروں۔

پس، مہربانی سے کلام پر نگاہ کرو۔
، خود پڑھو

، کیا تم نہیں دیکھتے کہ تمہیں سنجیدگی سے بلایا گیا ہے
اس لیے کہ

۱

وہی مقرر کردہ درمیانی ہے۔

"سب چیزیں میرے باپ کی طرف سے مجھے سپرد کی گئی ہیں۔"

خُدا، یعنی باپ، جو تمہارا خالق ہے اور جس کے خلاف تم نے گناہ کیا ہے، اُس نے ہمارے خداوند یسوع مسیح کو گناہگار کے لیے اپنے حضور رسائی کا واحد وسیلہ مقرر فرمایا ہے۔ وہ کوئی خود ساختہ یا بے اختیار نجات دہندہ نہیں ہے۔ اُس نے خود کو یہ خدمت نہ دی، بلکہ یہ اُسے رسمی طور پر سونپی گئی ہے۔

مصیبت کے وقت ہر شخص عوامی بھلائی کے لیے اپنی بساط بھر کوشش کر سکتا ہے، لیکن جو شخص اپنے بادشاہ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہو، اُسے مشورہ دینے یا حکم دینے کا اعلیٰ اختیار حاصل ہوتا ہے۔ اگر بنگال میں کوئی قحط سے مرتا ہو، اور میرے پاس چاول ہوں، تو میں اپنی مرضی اور اپنے خرچ سے انہیں بانٹ سکتا ہوں۔ لیکن جو ضلع کا کمشنر ہے، اُس کے پاس ایک خاص اختیاری سند ہے جو میرے پاس نہیں۔ یہ اُس کی ذمہ داری ہے، اُس کا فریضہ ہے، وہ حکومت کی طرف سے مقرر شدہ ہے، اور اُسی کے سامنے جواب دہ ہے۔

اسی طرح خداوند یسوع مسیح نہ صرف انسانوں کی ضرورتوں کے لیے دل میں گہری ہمدردی رکھتے ہیں، بلکہ اُن کے پاس خُدا کا اختیار بھی ہے جو اُن کا پشت پناہ ہے۔ باپ نے سب کچھ اُن کے ہاتھ میں دے دیا ہے اور انہیں نجات دہندہ مقرر فرمایا ہے۔ مسیح کی ہر تعلیم کو یہ اعلیٰ درجے کی سند حاصل ہے۔ وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں سکھاتے۔ "وہ فرماتے ہیں: "جو کچھ میں نے باپ سے سنا، وہی تم پر ظاہر کرتا ہوں۔ انجیل کوئی اُن کی اپنی تجویز نہیں، بلکہ یہ خُدا کے دل سے تازہ نازل کردہ پیغام ہے۔"

یاد رکھو کہ مسیح کے وعدے صرف اُن کی اپنی سوچ کا نتیجہ نہیں، بلکہ آسمانی عدالت کی مہر اُن پر ثبت ہے۔ اُن کی سچائی کی ضمانت خُدا خود دیتا ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ وہ ناکام ہوں۔ پہلے آسمان اور زمین ٹل جائیں گے، پر اُس کا ایک کلمہ بھی بے اثر نہ ہوگا۔

اے گناہگار، تیرا نجات دہندہ—تیرا واحد نجات دہندہ—وہ ہے جس کی تعلیمات، دعوتیں، اور وعدے بادشاہوں کے بادشاہ کی شاہی مہر سے مہر بند ہیں۔
تجھے اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیے؟

پھر، باپ نے اُس کے ہاتھ میں سب کچھ حکومت کے لحاظ سے بھی دے دیا ہے۔ مسیح ہر جگہ بادشاہ ہے۔ خُدا نے مسیح کو ہمارے سب پر، ہاں ہم سب پر، ایک درمیانی شہزادہ مقرر کیا ہے—نہ فقط اُن پر جو اُس کی بادشاہی کو قبول کرتے ہیں، بلکہ اُن پر بھی جو بے دین ہیں۔ اُس نے اُسے ہر بشر پر اختیار دیا ہے تاکہ وہ انہیں ابدی زندگی دے جنہیں باپ نے اُسے بخشا ہے۔

یہ بغاوت بے سود ہے کہ تم مسیح کے خلاف ہو جاؤ اور کہو، "ہم اسے اپنا بادشاہ نہ مانیں گے" — وہی پرانا نعرہ، "ہم نہیں چاہتے کہ یہ شخص ہم پر سلطنت کرے۔" دوسرے زبور میں کیا لکھا ہے؟ "قومیں کیوں غوغا کرتی ہیں، اور لوگ باطل خیال کیوں باندھتے ہیں؟ زمین کے بادشاہ صف باندھتے ہیں، اور حاکم آپس میں مشورہ کرتے ہیں، خداوند کے خلاف اور اُس کے مسموح کے خلاف... تو بھی میں نے اپنے بادشاہ کو صیون اپنے مقدس پہاڑ پر بٹھا دیا ہے۔"

مسیح اعلیٰ و ارفع ہے۔
یا تو تم رضا مندی سے اُس کے عصا کے آگے جھک جاؤ گے، یا پھر اُس کی لوہے کی چھڑی سے مانند کمہار کے برتن کے چکنا چور کیے جاؤ گے۔
کیا پسند کرو گے؟ یا تو جھکو، یا توڑ دیے جاؤ۔
خُدا تمہیں حکمت دے کہ صواب دید سے فیصلہ کرو، اور شکرگزاری سے نرم دل ہو جاؤ۔

کیا باپ نے مسیح کو مقرر کیا کہ وہ اپنے گناہگار مخلوق اور اپنے درمیان کھڑا ہو؟
کیا اُس نے حکومت کا بوجھ اُس کے کندھوں پر رکھا، اور اُسے "عجیب، مشیر، قادر خُدا، ابدی بادشاہ" کا لقب دیا؟

کیا وہ عمانوئیل ہے، یعنی "خُدا ہمارے ساتھ"؟
!تو پھر کس عظیم تعظیم سے ہم اُس کو قبول کرنے کے پابند ہیں

اور یہ بھی یاد رکھو کہ حکمت اور معرفت، رحم اور نیکی کے سب خزانے مسیح میں رکھے گئے ہیں۔
"ایاد ہے جب مصر میں فرعون کے پاس غلہ تھا، اور لوگ اُس کے پاس آئے، اُس نے کیا کہا؟" یوسف کے پاس جاؤ
یہ کہنے کا فائدہ کیا اگر یوسف کے پاس اناج کے ذخیرے کی کنجی نہ ہوتی؟ لیکن اُس کے پاس تھی، اور مصر میں کوئی غلہ
خانہ اُس کے بغیر نہ کھلتا۔
ایسے ہی، رحم کے سب خزانے یسوع مسیح کی کنجی اور نالے میں بند ہیں — "وہی کھولتا ہے اور کوئی بند نہیں کرتا، وہی بند
"کرتا ہے اور کوئی کھول نہیں سکتا۔"

جب تمہیں خُدا سے کوئی عنایت یا نعمت درکار ہو، تو یسوع کے پاس جانا لازم ہے۔
باپ نے ساری قدرت اُس کے ہاتھ میں دے دی ہے۔
اُس نے تمام تر رحم کی خدمت اپنے بیٹے کو سپرد کی تاکہ وہ، جو مقرر کردہ درمیانی ہے، اُن سب برکتوں کو بانٹے "تاکہ اُس
"کے فضل کے جلال کی ستائش ہو، جس میں اُس نے ہمیں محبوب میں مقبول کیا۔"

اب، اے لوگو، کیا تم نجات چاہتے ہو؟
میں تم سے تقاضا کرتا ہوں کہ بتاؤ، ہاں یا ناں، کیونکہ اگر تم نجات کے طالب نہیں، تو میں کیوں تمہارے درمیان محنت کروں؟
اگر تم اپنی ہلاکت خود چنتے ہو، تو تمہیں کسی مشورے کی حاجت نہیں، تم اپنی بے پروائی سے اُس کا بندوبست کر ہی لو گے۔
لیکن اگر تم نجات چاہتے ہو، تو آسمان و زمین میں مسیح ہی واحد اختیار یافتہ ہے جو تمہیں بچا سکتا ہے۔
"آسمان کے نیچے انسانوں میں کوئی اور نام نہیں دیا گیا جس کے وسیلہ سے ہم نجات پا سکیں۔"
باپ نے سب کچھ اُس کے سپرد کیا ہے۔ وہی اختیار یافتہ نجات دہندہ ہے۔

"پس،" میرے پاس آؤ، اے سب محنت کرنے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو، اور میں تمہیں آرام دوں گا۔

— یہ دلیل مزید گہری ہوتی ہے جب ہم غور کریں کہ مسیح ہے

II

ایک کامل و مکمل درمیانی۔

"سب چیزیں میرے باپ کی طرف سے مجھے سپرد کی گئی ہیں۔"
جو کچھ بھی ایک گناہگار کو درکار ہے، مسیح کے پاس وہ موجود ہے۔
تمہیں معافی درکار ہے؟ وہ باپ کی طرف سے مسیح کو دی گئی ہے۔
تمہیں دل کی تبدیلی چاہیے؟ وہ بھی مسیح کو سپرد ہوئی ہے۔
تمہیں راستبازی درکار ہے جس کے باعث تم مقبول ہو سکو؟ وہ مسیح کے پاس ہے۔
تم چاہتے ہو کہ گناہ کی محبت تمہارے دل سے دور ہو؟ مسیح یہ بھی کر سکتا ہے۔
تمہیں حکمت، راستبازی، پاکیزگی، اور مخلصی چاہیے؟ یہ سب مسیح میں ہے۔

تم ڈرتے ہو کہ اگر تم آسمانی راہ پر چلے، تو قائم نہ رہ سکو گے؟
قائم رکھنے والا فضل مسیح میں ہے۔
تم سوچتے ہو کہ تم کبھی کامل نہ ہو سکو گے؟
مگر کامل بنانا بھی مسیح ہی میں ہے، کیونکہ سب ایماندار، جو خُدا کے مقدس اور مسیح کے خادم ہیں، اُسی میں کامل کیے گئے
ہیں۔

دوزخ کے دروازے سے لے کر آسمان کے دروازے تک، گناہگار کو جو کچھ بھی درکار ہو، وہ مسیح کی مبارک ذات میں موجود
ہے۔

"باپ کو یہ پسند آیا کہ ساری معموری اُس میں بسے۔"
وہ "فضل اور سچائی سے معمور" ہے۔

— اے گناہگار، کاش میں تجھے اُس کیفیت میں لے آ سکوں جو اس وقت میرے دل میں ہے
کہ، اگر میں پہلے کبھی مسیح کے پاس نہ آیا ہوتا
!تو اب، ابھی، فوراً آتا

— کیونکہ

، اے مسیح! تُو ہی میری ساری مراد ہے"
"اور تجھ میں ہی ہر خوبی پاتا ہوں

پس، پھر کیوں نہ آؤں؟ کیا اس لیے کہ پہلے کچھ حاصل کرنا لازم ہے؟
یہ سوال اپنے دل سے کر۔ تُو کہاں جا کر وہ چیز تلاش کرے گا؟
سب چیزیں مسیح کو سپرد کی گئی ہیں۔ جس چیز کی تُو آرزو رکھتا ہے، اُس کے لیے تُو کس کے پاس جائے گا؟
کیا کوئی دوسرا ہے جو تیری مدد کر سکے، جب کہ سب کچھ مسیح کی ملکیت میں ہے؟

کیا تُو نرمی دل چاہتا ہے؟
مسیح کے پاس آ، کہ وہی تجھے نرمی عطا کرے۔
کیا تُو اپنے گناہ کا احساس چاہتا ہے؟
مسیح کے پاس آ، کہ وہ تجھے اُس کی شرمندگی کا شعور بخشے۔
کیا تُو ویسا ہی ہے جیسا تجھے نہیں ہونا چاہیے؟
تو مسیح کے پاس آ، تاکہ ویسا بنایا جا سکے جیسا تجھے ہونا چاہیے
کیونکہ ہر چیز مسیح میں پائی جاتی ہے۔

کیا کوئی چیز ایسی ہے جو کہیں اور سے حاصل کی جا سکتی ہے اور اُسے پیش کی جا سکتی ہے؟
دعوت جو تجھے دی گئی ہے، اُس کی بنیاد اُس وضاحت پر ہے جو اُسے ساتھ دی گئی ہے
"سب چیزیں میرے باپ کی طرف سے مجھے سپرد کی گئی ہیں"
— لہذا

"اے سب محنت کرنے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو، میرے پاس آؤ اور میں تمہیں آرام دوں گا۔"
یہ دلیل ایسی کامل ہے کہ بس ایک رضا مند دل کی حاجت ہے جو اسے قبول کرے۔

، اگر خُدا کا رُوح القدس اُس کلام کو برکت دے، تو گناہگار مسیح کے پاس آئیں گے
کیونکہ اُسی کی طرف امتوں کا اجتماع ہوگا۔

اب ایک اور دلیل سن۔
— مسیح کے پاس آ، اے محنت سے تھکے ہوئے، کیونکہ

III.

وہ ایک ناقابلِ بیان عظمت والا درمیانی ہے۔

یہ بات کہاں سے معلوم ہوتی ہے؟
"یہاں سے —" کوئی اُس کو نہیں جانتا، مگر باپ۔
، وہ اتنا عظیم ہے، اتنا نیک
گناہگاروں کی حاجات کے لیے ہر قسم کے قیمتی خزانے سے بھرا ہوا۔
کوئی اُسے نہیں جانتا، سوا اُس کے باپ کے۔

وہ ہماری کمزور عقل کے پیمانوں سے ماورا ہے۔
صرف لامحدود خُدا ہی اُس کی قیمت کو جان سکتا ہے۔

، کیا یہاں کوئی کہتا ہے: "مسیح مجھے نجات نہیں دے سکتا
"میں بہت بڑا گناہگار ہوں؟
تو اے دوست، تُو اُسے نہیں جانتا۔
تُو اُسے اپنی چھوٹی اور ناقص فہم کے پیمانوں سے ناپ رہا ہے۔

جیسے آسمان زمین سے بلند ہے، ویسے ہی اُس کی راہیں تیری راہوں سے اور اُس کے خیال تیرے خیالوں سے بلند ہیں۔
، تُو اُسے نہیں جانتا، اے گناہگار
اور اُسے کوئی نہیں جانتا، سوا اُس کے باپ کے۔

اور ہم میں سے کچھ جنہیں اُس نے نجات دی ہے
 جب ہم نے اُس کے کفارے کے بھید کو دیکھا
 تو گمان کیا کہ ہم اُسے جان چکے
 لیکن ہم نے پایا کہ جتنا قریب آتے ہیں
 اتنا ہی اُس کی جلالی ذات ہم پر ظاہر ہوتی جاتی ہے۔

تم میں سے بعض نے تیس، چالیس برس مسیح میں گزارے ہوں گے
 اور اُسے پہلے سے زیادہ جانا ہوگا
 مگر ابھی بھی اُسے مکمل طور پر نہیں جانا۔
 تمہاری آنکھیں اُس کی شوکت سے چکاچوند ہیں۔
 تم اُسے نہیں جانتے۔

اور وہ مقدس ارواح جو اُس کے تخت کے سامنے کھڑی ہیں
 اور جنہیں وہاں تین چار ہزار برس ہو چکے
 ابھی بھی شاید اُس کے نام کا پہلا حرف پڑھنے کے آغاز ہی میں ہیں۔
 وہ اتنا بلند اور نیک ہے کہ وہ بھی اُسے پوری طرح نہ سمجھ سکے۔

مجھے یقین ہے کہ ابدیت میں بڑھتی ہوئی حیرت یہی ہوگی
 کہ کیسا بیش قیمت مسیح، کیسا قادر
 —کیسا غیر متغیر
 بلکہ مختصر یہ کہ کیسا الہی مسیح ہے جس پر ہم نے بھروسہ کیا۔

صرف لامحدود ذات ہی لامحدود کو جان سکتی ہے۔
 "خُدا ہی خُدا کی محبت کو جانتا ہے"
 اور صرف باپ ہی بیٹے کو پوری طرح پہچانتا ہے۔

آہ! کاش مجھے اس بات پر ایک ہفتہ دیا جاتا
 !نہ کہ صرف چند لمحے

کیا تمہیں ایک عظیم نجات دہندہ درکار ہے؟
 !تو لو، یہ رہا
 نہ کوئی اُسے مکمل بیان کر سکتا ہے
 نہ اُس کی تصویر کھینچ سکتا ہے
 —نہ اُس کا تصور ہی مکمل کر سکتا ہے
 سوا اُس لامحدود خُدا کے جو خود اُسے جانتا ہے۔

پس آ، آے گناہ میں گردن تک ڈوبا ہوا شخص
 —جہنم کی مانند سیاہ
 !اُس کے پاس آ

آؤ، آے سب محنت کرنے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے
 اور اُسے اپنا نجات دہندہ ثابت کرو۔

یہی بات کہ اُسے کوئی نہیں جانتا، سوا اُس کے باپ کے
 تجھ جیسے گناہگار کے لیے حوصلہ افزائی ہے۔

اب ایک اور دلیل کی طرف چلیں
 اُس کے پاس آؤ کیونکہ

وہ ایک لا محدود حکمت والا درمیانی ہے۔ :

وہ ایسا درمیانی ہے جو اُن دونوں ہستیوں کو جانتا ہے، جن کے درمیان وہ وساطت کرتا ہے۔
وہ تجھے جانتا ہے۔

،اس نے تجھے پرکھا اور تول لیا ہے
اور تجھے گناہ اور مصیبت کے ایک انبار کے سوا کچھ نہ پایا۔

—لیکن اُس میں جلال کی بات یہ ہے کہ وہ خدا کو بھی جانتا ہے
،اُس خدا کو جسے تُو نے رنجیدہ کیا ہے
:کیونکہ لکھا ہے
"نہ کوئی باپ کو جانتا ہے، سوا بیٹے کے"
اور وہ بیٹا باپ کو جانتا ہے۔

آہ! کیا ہی بڑی رحمت ہے
کہ میرے لیے کوئی ایسا ہے
،جو خدا کے حضور میری طرف سے پیش ہونے کی قدرت رکھتا ہے
اور اُسے پوری طرح پہچانتا ہے۔

،وہ اپنے باپ کی مرضی کو جانتا ہے
—وہ اپنے باپ کے قہر کو جانتا ہے
،کوئی اور اُسے نہیں جانتا، مگر وہ خود
کیونکہ اُس نے اُسے سہا ہے۔

—وہ اپنے باپ کی محبت کو جانتا ہے
،وہی اُسے محسوس کر سکتا ہے
ایسی محبت جو خدا نے گناہگاروں سے رکھی۔

وہ جانتا ہے کہ اُس کے قیمتی خون کے وسیلہ سے
،باپ کا غضب کس طرح دور کیا گیا
،وہ اُس باپ کو جانتا ہے جو اب منصف ضرور ہے
لیکن اُن پر قہر نہیں برساتا
جن کے لیے کفارہ دیا گیا ہے۔

،وہ باپ کے دل کو جانتا ہے
،باپ کے چہرے ہوئے ارادوں کو جانتا ہے۔
وہ جانتا ہے کہ اُس کے باپ کی مرضی یہ ہے
کہ جو کوئی بیٹے کو دیکھے اور اُس پر ایمان لائے
وہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔

،وہ خدا کے فیصلوں کو جانتا ہے
:اور پھر بھی وہ کہتا ہے
"اے سب محنت کرنے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو، میرے پاس آؤ اور میں تمہیں آرام دوں گا۔"

،اس میں خدا کے فیصلوں کے برخلاف کچھ نہیں
،کیونکہ یسوع جانتا ہے کہ وہ فیصلے کیا ہیں
اور وہ اُن کے برخلاف کچھ نہیں کہے گا۔

،وہ خدا کے تقاضوں کو جانتا ہے
،اے گناہگار، جو کچھ خدا تجھ سے مانگتا ہے
،مسیح اُن سب کو جانتا ہے
اور وہ اُنہیں پورا کرنے کے لیے مستعد ہے۔

"شریعت مقدس، راستباز، اور نیک ہے"
اور یسوع اُسے جانتا ہے
کیونکہ شریعت اُس کے دل میں ہے۔

عدل سخت ہے،
اور یسوع اُسے جانتا ہے
کیونکہ اُس نے عدل کی تلوار کی دھار کو محسوس کیا ہے
اور اُس کے کمال سے واقف ہے۔

وہ اپنے درمیانی منصب کو پورا کرنے کے لیے مکمل طور پر لیس ہے
اور جو اُس پر توکل کرتے ہیں
وہ پائیں گے کہ وہ انہیں مکمل طور پر سنبھال لے گا۔

اکثر جب عدالت میں کوئی قیدی ایسا وکیل رکھتا ہے
جو اپنی خدمت کو جانتا ہو
اور دفاع کے لیے پوری اہلیت رکھتا ہو
تو اُس کے عزیز کہتے ہیں
"تیرا معاملہ محفوظ ہے"
اگر انگلستان میں کوئی ہے
جو تجھے رہائی دلا سکتا ہے
"تو وہ یہی ہے۔"

لیکن میرا مالک ایک ایسا وکیل ہے
جس نے کبھی کوئی مقدمہ نہیں ہارا۔
اُس کے پاس خدا کے تخت پر ایسی التجا ہے
جو کبھی ناکام نہیں ہوئی۔

اُسے دے دے
آہ، اُسے دے دے اپنی عرضی
اور باپ کے فضل پر شک نہ کر۔

اے مفلس گناہگار،
وہ اتنا حکیم وکیل ہے
کہ تُو بے جھجک اُس کے پاس آ سکتا ہے
اور وہ تجھے آرام دے گا۔

مگر میں تجھے تھکانا نہیں چاہتا
اگرچہ اس مضمون میں ایسی فراوانی ہے
کہ میں اسے اور بھی پھیلا سکتا ہوں۔

ایک اور دلیل کے ساتھ
میں اپنی بات کو تمام کرتا ہوں

V

وہ ایک ناگزیر درمیانی ہے۔ :

:وہ واحد درمیانی ہے، جیسا کہ نوشتہ فرماتا ہے
"نہ کوئی باپ کو جانتا ہے، سوا بیٹے کے۔"
مسیح باپ کو جانتا ہے

اور اُس کے سوا کوئی اُسے نہیں جانتا۔
کوئی اور اُس کی حضوری میں نہیں جا سکتا۔

، یہ یا تو مسیح ہے تیرے نجات دہندہ کے طور پر
یا پھر کوئی نجات دہندہ نہیں۔
، نجات کسی اور میں نہیں
، اور اگر تُو مسیح کو قبول نہیں کرتا
تو تُو نجات کو بھی نہیں پا سکتا۔

: غور کر
، یہ یقینی ہے کہ کوئی انسان خدا کو نہیں جانتا
سوائے مسیح کے۔
اور یہ بھی اتنا ہی یقینی ہے
، کہ کوئی شخص مسیح کے سوا خدا کے حضور نہیں آ سکتا
: کیونکہ وہ خود فرماتا ہے
"کوئی باپ کے پاس نہیں آتا، مگر میرے وسیلے سے۔"

اور یہ بھی برحق ہے
کہ کوئی انسان خدا کو خوشنود نہیں کر سکتا
، مگر مسیح کے وسیلے سے
"کیونکہ" بغیر ایمان کے اُسے پسند آنا ناممکن ہے۔
اور کوئی ایمان معتبر نہیں
، مگر وہ جو خُداوند یسوع مسیح پر بنیاد رکھتا ہے
اور صرف اُسی پر۔

، آہ، اے جان
، جب کہ تُو اس بابرکت مجبوری میں جکڑا گیا ہے
: تو کیوں نہ آج ہی کہہ
، میں فضل والے شہزادہ کے پاس آؤں گا"
!" اور یسوع کو اپنا سب کچھ بناؤں گا

اگر میں یہ اُمید رکھ سکوں
، کہ تُو یہ جلدی کرے گا
تو میں اپنے گھر کو لوٹ کر
اپنے بستر پر لیٹتے ہوئے
خدا کی حمد کر سکتا ہوں
، اُس کام کے لیے جو پورا ہوا
اور اُس نتیجے کے لیے جو حاصل ہوا۔

اُو، ہم بار بار اُس خوشخبری کو دہراتے ہیں
جسے ہمیں سنانا ہے۔
یہی انجیل کا مغز ہے
: جسے ہم منادی کرتے ہیں
، اپنی جان کو یسوع کے سپرد کرو
اور تمہاری جان نجات پائے گی۔

، وہ اُن سب کی جگہ
اُن کی جگہ اور اُن کے بدلے میں دُکھ اُٹھا چکا ہے
جو اُس پر بھروسا رکھتے ہیں۔

اگر تُو سادہ ایمان سے
دنیا کے سب سے سادہ عمل سے اُس پر تکیہ کرے
تو جیسے ہی تُو اُس پر بھروسا کرے گا
تیری مغفرت ہو جائے گی
تیرے گناہ اُس کے نام کی خاطر مٹا دیے جائیں گے۔

وہ روحانی طور پر اِس نیک گھڑی میں ہمارے درمیان کھڑا ہے
اور فرماتا ہے
"اے سب محنت کرنے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو، میرے پاس آؤ اور میں تمہیں آرام دوں گا۔"

اور وہ تجھے یہ دلیلیں پیش کرتا ہے
جو تجھے قائل کرنے کے لیے کافی ہیں۔
میری دعا ہے کہ وہ قائل کریں۔

وہ ایک مقرر کردہ نجات دہندہ ہے
اور ہر نعمت سے لبریز نجات دہندہ ہے۔
وہ خدا کا دوست ہے
اور انسان کا دوست۔

خدا کرے تُو اُسے قبول کرے
اور وہ نعمت پا لے
جو صرف وہی بخش سکتا ہے۔

آمین۔

تشریح از سی۔ ایچ۔ اسپرژن
رومیوں 8

آیت 1

پس اب اُن پر جو مسیح یسوع میں ہیں، جو جسم کے مطابق نہیں بلکہ رُوح کے مطابق چلتے ہیں، کوئی سزا نہیں۔

کوئی سزا نہیں" — یہ باب کا آغاز ہے۔
کوئی جدائی نہیں" — یہ اس کا انجام ہے۔
اور ان دونوں کے درمیان سب کچھ فضل و راستی سے بھرا ہوا ہے۔
کیا اس باب نے خدا کے بھوکے بندوں کی جانوں کے لیے اکثر ضیافت نہ مہیا کی ہے؟
خدا کرے کہ جب ہم اسے پڑھیں
تو ویسی ہی روحانی غذا ہمیں بھی ملے۔

— "اب بھی" کوئی سزا نہیں
شک و شبہات بہت ہوں گے
مگر سزا نہیں۔
تادیب بھی ہو سکتی ہے
مگر سزا نہیں۔
باپ کے چہرے پر ناراضگی نظر آئے
پھر بھی سزا نہیں۔
اور یہ محض ایک دعویٰ نہیں
بلکہ زبردست دلائل سے نکالا گیا نتیجہ ہے
"پس اب اُن پر کوئی سزا نہیں، جو مسیح یسوع میں ہیں۔"

یہ ہے اُن کی حالت۔
"جو جسم کے مطابق نہیں، بلکہ رُوح کے مطابق چلتے ہیں۔"

— یہ ہے اُن کا طرزِ عمل
، پرانے فطرت کے تابع نہیں
بلکہ خُدا کے پاک رُوح کی حکومت کے ماتحت۔

:آیات 2 تا 4

، کیونکہ زندگی کی رُوح کی شریعت نے ، جو مسیح یسوع میں ہے
مجھے گناہ اور موت کی شریعت سے آزاد کر دیا۔
، چونکہ جو شریعت نہ کر سکی
، اس لیے کہ جسم کی کمزوری کے باعث وہ کمزور تھی
، خُدا نے کیا
، اپنے بیٹے کو گناہ آلودہ جسم کی شبیہ میں
، اور گناہ کی قربانی کے لیے بھیج کر
جسم میں گناہ کی سزا دی۔
، تاکہ شریعت کا تقاضا ہم میں پورا ہو
، جو جسم کے مطابق نہیں
بلکہ رُوح کے مطابق چلتے ہیں۔

کوئی شریعت کو اُس قدر پورا نہیں کرتا
، جتنا وہ جو اُس پر نجات کی اُمید نہیں رکھتا
بلکہ اپنی نیکوکاری پر سے ہر بھروسا ترک کر کے
خُدا کی طرف سے ایمان کے وسیلہ سے
مسیح یسوع میں ملنے والی راستبازی کو قبول کرتا ہے۔

ایسا شخص شکرگزاری کے جذبے سے
ایسی اطاعت اور پاکیزگی تک پہنچتا ہے
جو محض شریعت پرستی کبھی نہ لا سکتی۔

بچہ انعام کی خواہش کے بغیر بہتر اطاعت کرتا ہے
بہ نسبت اُس غلام کے
جو کوڑے کے ڈر یا مزدوری کی اُمید میں عمل کرتا ہے۔
، مقدسیت کے لیے سب سے مؤثر محرک
خُدا کا مفت فضل ہے۔
ایک مرتا ہوا نجات دہندہ، گناہ کی موت ہے۔

، جیسے ہم ترنم میں کہتے ہیں
ہم نے گناہ کی قوت کے خلاف جدوجہد کی
جب تک کہ ہم نے نہ جان لیا
— کہ مسیح ہی راہ ہے
اور تب ہم نے فتح پائی۔

:آیت 5

، کیونکہ جو جسم کے مطابق ہیں
وہ جسمانی چیزوں کا خیال رکھتے ہیں؛
، مگر جو رُوح کے مطابق ہیں
وہ رُوحانی چیزوں کا۔

ہر شے اپنی فطرت کے مطابق عمل کرتی ہے۔
، پانی اپنے منبع کی سطح تک اُٹھتا ہے
مگر خود بخود اُس سے اونچا نہیں جاتا۔

پس اہم بات یہ ہے
،کہ ہم پاک رُوح کے زیرِ اقتدار آئیں
اور اُس نئی فطرت کے تابع ہو جائیں
جو رُوح کی اولاد ہے۔

تب ہم اپنے منبع کی طرف بلند ہونے کی کوشش کرتے ہیں
،اور انسانی فطرت جتنی بھی کوشش کرے
ہم اُس سے کہیں زیادہ بلند ہو جاتے ہیں۔

نئی فطرت وہ کچھ کر سکتی ہے
جو پرانی فطرت کبھی نہ کر پائے گی۔

:آیت 6

کیونکہ جسمانی ذہن رکھنا موت ہے؛
مگر رُوحانی ذہن رکھنا زندگی اور سلامتی ہے۔

جسم فنا پذیر ہے۔
،اُس کی روش، اُس کا میل
ہمیشہ فساد کی طرف ہوتا ہے۔
مگر رُوح کبھی نہیں مرتی۔
،رُوح کا رجحان
،اُس کی فطرت
— اُس کی افزائش
،ہمیشہ زندگی کی طرف ہے
اور وہ ابدی ہے۔

:آیت 7

کیونکہ جسمانی ذہن خُدا سے دشمنی رکھتا ہے؛
،کیونکہ نہ تو وہ خُدا کی شریعت کے تابع ہے
اور نہ ہی ہو سکتا ہے۔

پُرانی فطرت سراسر بدی ہے۔
اُس میں اصلاح کی کوئی امید نہیں۔
— وہ دشمنی ہے
،محض دشمن نہیں
بلکہ خود دشمنی ہی ہے۔

،وہ خُدا کی شریعت کے تابع نہیں
اور تُو اُسے کبھی بنا بھی نہیں سکتا۔

:آیت 8

،پس جو جسم کے تابع ہیں
وہ خُدا کو خوش نہیں کر سکتے۔

،جب تک ہم پرانی
،گری ہوئی فطرت کے ماتحت ہیں
خُدا کو راضی کرنا ممکن نہیں۔

- لیکن اے ایماندارو، تم جسم میں نہیں بلکہ رُوح میں ہو، بشرطیکہ خُدا کا رُوح تم میں بسا ہوا ہو۔
 !آہ! یہ کیسی عجیب اور پُراسرار حقیقت ہے کہ خُدا کا رُوح انسان میں سکونت کرے
 ،میں اکثر تم سے یہ کہا کرتا ہوں کہ دو بھیدوں میں کون سا زیادہ حیرت انگیز ہے
 :اس کا فیصلہ کرنا دشوار ہے
 ایک، خُدا کا مسیح میں مجسم ہونا؛
 اور دوسرا، رُوح القدس کا مومن کے اندر سکونت کرنا۔
 !یہ دونوں عجائبات، معجزوں کے معجزے ہیں

10.9

،۔ اور اگر کسی میں مسیح کا رُوح نہیں
 تو وہ اُس کا نہیں۔
 ،اور اگر مسیح تم میں بسا ہوا ہے
 ،تو جسم گناہ کے سبب سے مردہ ہے
 لیکن رُوح راستبازی کے سبب سے زندگی ہے۔

،جسم کا نیا جنم، اگر یوں کہیے تو
 اس زندگی میں مکمل نہیں ہوتا؛
 قیامت ہی اُس کی تکمیل ہے۔
 ،جسم اب بھی موت کے قانون کے ماتحت ہے
 اس لیے ہم بیماری، کمزوری اور موت کا سامنا کرتے ہیں؛
 ،لیکن رُوح
 !آہ، وہ تو کمزوری میں بھی فتح مندی سے چمکتا ہے
 "رُوح زندگی ہے، راستبازی کے سبب سے۔"
 اور وہ کبھی نہ مرے گا۔

11

،۔ اور اگر اُس کا رُوح جو یسوع کو مردوں میں سے جلایا
 ،تم میں بسا ہوا ہے
 ،تو وہ جس نے مسیح کو مردوں میں سے جلایا
 ،تمہارے فانی جسموں کو بھی زندہ کرے گا
 ،اپنے اُس رُوح کے وسیلہ سے
 جو تم میں سکونت کرتا ہے۔

پس ایک وقت آنے والا ہے
 جب تمہارا جسم بھی اُس فرزند کو حاصل کرے گا
 — جسے نجات کہا جاتا ہے
 یعنی جسم کا فدیہ۔
 یہ نہیں فرمایا گیا کہ وہ تمہیں نیا جسم دے گا۔
 اس جدید تعلیم کو قبول نہ کرو۔
 ؛بلکہ فرمایا گیا
 "وہ تمہارے فانی جسم کو زندہ کرے گا۔"
 ،یعنی یہی جسم
 ،جو اب موت کے زیر اثر ہے
 قیامت کے دن زندہ کیا جائے گا۔

،۔ پس اے بھائیو
 ،ہم فرضدار ہیں
 لیکن جسم کے نہیں
 کہ جسم کے مطابق زندگی گزاریں۔

ہم پرانی فطرت کے مقروض نہیں؛
 کچھ بھی نہیں، بالکل نہیں۔
 ،اُسے مناسب طریق سے دفن کرو
 مسیح کے ساتھ بیتسمہ میں دفن کرو۔
 ،خُدا کا رُوح اُنے اور تمہیں نیا کرے
 لیکن پرانی فطرت کا ہم پر کوئی حق نہیں۔
 ہم اُس کے مقروض نہیں۔

14-13

،۔ کیونکہ اگر تم جسم کے مطابق زندگی گزارو گے
 تو ضرور مرو گے؛
 لیکن اگر تم رُوح کے وسیلہ سے
 ،جسم کے افعال کو مارو
 تو زندہ رہو گے۔
 ،کیونکہ جتنے خُدا کے رُوح سے ہدایت پاتے ہیں
 وہی خُدا کے بیٹے ہیں۔

وہ نام نہاد "عالمگیر باپ ہونے" کا تصور
 محض خیالی بات ہے۔
 خُدا کی اولادی کے لیے
 — یہی بنیادی شرط ہے
 ،کہ اُس کا رُوح تم میں بسا ہو
 اور تم اُس کی راہنمائی میں چلو۔

16-15

۔ کیونکہ تم نے غلامی کا رُوح پھر سے نہ پایا
 ،کہ تیرے میں رہو
 بلکہ تم نے فرزندگی کا رُوح پایا
 :جس کے وسیلہ سے ہم پُکار کر کہتے ہیں
 "ابا، اے باپ"
 رُوح خود ہماری رُوح کے ساتھ گواہی دیتا ہے
 کہ ہم خُدا کے فرزند ہیں۔

،یعنی جب ہم رُوح پاتے ہیں
 ،جب ہم اپنی عقل کی رُوح میں نئے بنائے جاتے ہیں
 جب ہم جسم کی غلامی کو ترک کر کے

— رُوح کی بادشاہی میں داخل ہوتے ہیں
تب رُوح خود ہماری رُوح سے گواہی دیتا ہے
کہ ہم خُدا کے حقیقی فرزند ہیں۔

17

۔، اور اگر ہم فرزند ہیں
تو وارث بھی ہیں؛
، یہ انسانی خاندانوں میں ضروری نہیں کہ ہر فرزند وارث ہو
لیکن خُدا کے خاندان میں یہ امر یقینی ہے۔

17

— خُدا کے وارث
!کیسا عظیم میراث
خُدا آپ ہی ہماری میراث بن جاتا ہے۔
، ہم اُس کی ہر شے کے وارث ہیں
، جو کچھ وہ رکھتا ہے
اور جو کچھ وہ آپ ہے۔

17

۔، اور مسیح کے ہم وارث
، بشرطیکہ ہم اُس کے ساتھ دُکھ اُٹھائیں
تاکہ اُس کے ساتھ جلال بھی پائیں۔

، آہ! کیسا دُکھ میں شراکت
!اور کیسا جلال میں اشتراک

، یہ باب طویل ہے)
(پس ہم اب آیت 28 کی طرف بڑھتے ہیں۔

28

— اور ہم جانتے ہیں
، یہ فقط رائے نہیں
یہ محض ایمان کا معاملہ بھی نہیں؛
، بلکہ ہم جانتے ہیں
، یقین رکھتے ہیں
— اور تجربہ سے ثابت پا چکے ہیں

۔ کہ سب چیزیں مل کر ۲۸
خُدا سے محبت رکھنے والوں کے لیے
نیکی کا باعث بنتی ہیں؛

سب چیزیں کام کرتی ہیں؛
، ایک ساتھ، ہم اہنگی سے
— ایک مقصد کے لیے
اور وہ مقصد ہے بھلائی۔

28

- اُن کے لیے جو اُس کے ارادہ کے مطابق بلائے گئے ہیں۔

یہ اُن کی باطنی پہچان ہے،
جسے خُدا جانتا ہے،
اور وقت پر اُن پر ظاہر کرتا ہے۔

29

۔ کیونکہ جن کو اُس نے پہلے سے جانا
اُنہی کو اُس نے ٹھہرایا
، کہ وہ اُس کے بیٹے کی صورت پر ڈھالے جائیں
تاکہ وہ بہت سے بھائیوں میں پہلوٹھا ہو۔

یہ اُن کی شناخت ہے
، جو وہ خود پہچانتے ہیں
اور دوسرے بھی کسی حد تک پہچان سکتے ہیں۔
ہم مسیح کی مانند بننے کے لیے ٹھہرائے گئے ہیں
، اور اگر ہم اُس کے ساتھ ہم وارث ہیں
! تو کیسی خوشی ہے کہ ہم اُس کی مشابہت میں شریک ہوں گے

مسیح کی تصویر
، اُس کے ہر پیروکار میں منعکس ہو گی
— اور یہی آسمان کا جلال ہو گا
، کہ جدھر بھی نظر اٹھاؤ
یا خود مسیح کو دیکھو گے
یا اُس کی شبابت اپنے لوگوں میں۔

جیسے تم نے کبھی ایسے کمرہ میں کھڑے ہو کر دیکھا ہو
، جس کی دیواریں آئینوں سے بھری ہوں
، جہاں تمہارا عکس ہر جانب جھلکتا ہو
— ویسا ہی آسمان ہو گا
ایک آئینہ خانہ
جہاں مسیح ہر ایک میں دکھائی دے گا۔

30

۔ اور جن کو اُس نے پہلے سے مقرر کیا
اُنہیں اُس نے بلایا بھی؛
، اور جنہیں اُس نے بلایا
اُنہیں راستباز ٹھہرایا بھی؛
، اور جنہیں اُس نے راستباز ٹھہرایا
اُنہیں اُس نے جلال بھی بخشا۔

، یہ جلال ابھی ہماری نظر میں نہیں
، کیونکہ وہ مستقبل کی شدید روشنی میں چھپا ہے
جیسے اُس کا ازلی انتخاب
ازل کی نورانی جھلک میں ہے۔

— یہ دو ستون ہیں
ماضی اور مستقبل پر قائم؛
، اور ان کے درمیان جو پُل ہے

وہ بلایا جانا اور راستباز ٹھہرایا جانا ہے۔
 یہ دونوں آپس میں جڑے ہوئے ہیں
 ،اور اگر تمہیں ان میں سے کوئی ایک بھی حاصل ہے
 تو تم اپنی چنی ہوئی حالت اور آنے والے جلال کو جان سکتے ہو۔

31

- پس ان سب باتوں کے بارے میں ہم کیا کہیں؟

آہ! کیا تُو نے یہ بات بارہا اپنے دل میں نہ کہی؟
 ،جب تُو نے فضل کے منصوبہ پر غور کیا
 ،خُدا کے عہد پر تدبیر کیا
 ،کیا تُو نے نہ کہا
 "ان سب باتوں کے بارے میں ہم کیا کہیں؟"
 یہ حیرت سے بالا ہے؛
 ،یہ فہم و عقل کی حدود سے ماورا ہے
 ،کیونکہ یہ جلال بے اندازہ عظیم ہے۔

31

- پس ہم ان باتوں کے بارے میں کیا کہیں؟
 ،اگر خُدا ہمارے حق میں ہے
 تو کون ہمارا مخالف ہو سکتا ہے؟

32

۔ جس نے اپنے بیٹے کو دریغ نہ کیا
 ،بلکہ ہم سب کی خاطر اُسے حوالہ کر دیا
 وہ اُسے ہمارے لیے دے کر
 کیونکر ہمارے ساتھ سب کچھ نہ بخشے گا؟

33

- کون خُدا کے برگزیدوں پر الزام لگا سکتا ہے؟
 خُدا وہ ہے جو راستباز ٹھہراتا ہے۔
 —یہ جملہ سوالیہ طور پر بھی پڑھا جا سکتا ہے
 ("کیا خُدا، جو راستباز ٹھہراتا ہے؟")

34

- کون ہے جو مذمت کرے؟
 ،مسیح وہ ہے جو مَر گیا
 ،بلکہ، بلکہ وہ تو جی بھی اُٹھا
 ،اور خُدا کے دہنے ہاتھ پر بیٹھا ہے
 اور وہی ہے جو ہماری شفاعت کرتا ہے۔

،کیا وہی جو مصلوب ہوا
،اور جی اٹھا
،اور تخت پر جلوہ افروز ہے
ہمیں ملامت کرے گا؟

35

- کون ہمیں مسیح کی محبت سے جدا کرے گا؟
،کیا مصیبت
،یا تنگی
،یا ظلم
،یا کال
،یا ننگاپن
،یا خطرہ
یا تلوار؟

یہ سب آزمائشیں صدیوں سے مقدسین پر آزمائی گئی ہیں۔

36

،۔ چنانچہ لکھا ہے
تیرے واسطے ہم دن بھر قتل کیے جاتے ہیں؛"
"ہم ذبح ہونے والی بھیڑوں کی مانند گئے گئے ہیں۔

لیکن کیا ان سب نے انہیں مسیح کی محبت سے جدا کر دیا؟
—سن! وہ سب یک زبان ہو کر گواہی دیتے ہیں

37

،۔ نہیں
بلکہ ان سب باتوں میں ہم اُس کے وسیلہ سے
،جو ہم سے محبت رکھتا ہے
فتح سے بھی بڑھ کر غالب آتے ہیں۔

38

— کیونکہ میں یقین رکھتا ہوں
"کسی نے پوچھا، "تیرا عقیدہ کیا ہے؟"
(تو یہ میرا عقیدہ ہے)

،کہ نہ موت
،نہ زندگی
،نہ فرشتے
،نہ حکومتیں
،نہ قوتیں
،نہ حال کی چیزیں

39

،۔ نہ اُنندہ کی چیزیں
،نہ بلندی

،نہ پستی
نہ کوئی اور مخلوق
ہمیں اُس محبت سے جدا کر سکے گی
جو خُدا کی ہے
اور مسیح یسوع ہمارے خُداوند میں ظاہر ہوئی ہے۔

،آمین
اور آمین